



نیوز ریلیز



سفارت خاتم، ریاستہائے متحدہ امریکہ

شعبہ تعلقات عامہ

رابطہ: البرٹور اڈریگیز

25 اکتوبر 2010ء

ترجمان

برائے فوری اجراء

فون: 0300-501-2640

604/2010

اسٹریجیک مذاکرات کا تیسرا دور

امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن اور پاکستانی وزیر خارجہ شاہ محمود قریبی کے بیانات

22 اکتوبر 2010ء، بین فرینکلن روم واشنگٹن ڈی سی

وزیر خارجہ کلنٹن: صحیح بھیر! مجھے واشنگٹن میں شیٹ ڈیپارٹمنٹ کی عمارت کی آٹھویں منزل پر واقع بین فرینکلن روم میں پاکستان کے وزیر خارجہ اور امریکی محکمہ خارجہ کے نمائندوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے۔ پاکستان اور امریکہ کے درمیان اس سال اسٹریجیک ڈائیلاگ کے سلسلے میں مذاکرات کے تیسرا دور کے موقعہ پروزارتی سطح کے اس اجلاس میں شرکت میرے لئے باعث افتخار ہے۔

اس اجلاس میں امریکی کابینہ کے کئی عہدیدار اور طویل سفر کر کے آئے ہوئے پاکستانی وزراء شریک ہیں۔ اس ڈائیلاگ میں جس قدر ادارے اور وزارتیں شرکت کر رہی ہیں۔ اس سے دونوں ملکوں کے درمیان وسیع، گہرے اور پاسیدار تعلقات کے حوالے سے ہمارے عزم کا اظہار ہوتا ہے۔ میں اس موقعہ پر تعلقات کے وسیع تر تناظر میں اپنے ہم منصب وزیر خارجہ شاہ محمود قریبی کے قائدانہ کردار پر اُن کا بطور خاص شکریہ ادا کرنا چاہوں گی۔

ذاتی طور پر میں پاکستان میں امریکہ کی سفیر این پیٹرسن کی خدمات کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے ہماری تاریخ کے ایک مشکل دور میں اسلام آباد میں امریکہ کی نمائندگی کرتے ہوئے غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مجھے اس موقعہ پر این پیٹرسن کو بہترین کارکردگی کے اعتراف میں سیکرٹری آف سٹیٹ ایوارڈ دیتے ہوئے بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ میں انہیں وطن واپس آنے پر خوش آمدید کہتی ہوں۔

اس موقعہ پر میں نئے سفیر کیمرون میٹر کو بھی متعارف کرنا چاہوں گی جو اتوار کے روز اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے اسلام آباد روانہ ہو جائیں گے۔ کیمرون میٹر وسیع تجربہ رکھنے کی وجہ سے اس منصب تک پہنچ ہیں اور میں جانتی ہوں کہ وہ پاکستانی حکام کے ساتھ مل کر کام کرنے کے مختار ہیں۔

مارچ میں ہم نے اسٹریجیک مذاکرات کے دوران اس بات پر غور کیا تھا کہ کس طرح سے ان شعبوں میں پاکستانی عوام کی مدد کی جائیں گے۔ جن کی خود پاکستانی عوام نے نشاندہی کی ہے اور جنہیں وہ تشویش کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہمارا یہ خیال تھا کہ ہم اپنے تعلقات کی تاریخ میں

پشاور 11-اپٹال، روڈ، پشاور کینٹ فون: 3-5279801-3، 5285901-3	کراچی کلکٹر زلین، 8 عبداللہ ہارون روڈ فون: 5204200 E-mail: irckhi@state.gov	لاہور 15 ایکٹر لس روڈ فون: 6034000 E-mail: irclahore@state.gov	اسلام آباد سفارت خاتم ریاست ہائے متحدہ امریکہ رمتا-5، اسلام آباد فون: 2080000 E-mail: infoisb@state.gov
---	--	---	---

کچھ نئے ابواب رقم کرنے کی کوشش کریں گے یعنی ہم ایک دوسرے سے کہیں سنیں گے اور یہیں گے۔ جو لاٹی میں ہم نے پانی اور بجلی کے مختلف بڑے منصوبوں کو عملی جامد پہنانے کا اعلان کیا تھا۔ اس ہفتے ہم مزید پیش رفت کر رہے ہیں اور ریڈ یوکورنچ کو بڑھانے سے لے کر ڈبیوس اور پانی کے ذخیرے کی تعمیر تک کے منصوبوں میں تعاون کرنے کے معاملہوں پر مختص کریں گے۔ پچھلی ملاقات سے اب تک کے دوران میں ایک اہم واقعہ رونما ہوا۔ گرمیوں کے موسم میں پاکستان نے خوفناک سیالاب کا سامنا کیا۔ جس نے ملک کے پانچویں حصے سے زائد رقبے اور دو کروڑ سے زائد آبادی کو متاثر کیا۔ امریکی عوام کو اس سیالاب کے نتیجے میں ہونے والے جانی نقصان، گھروں، بھیتوں اور روزگار کے موقع کی تباہی اور پاکستان کے بنیادی ڈھانچے اور معيشت کو پہنچنے والے بے پناہ نقصان پر بہت دکھ ہوا ہے۔

گذشتہ برس میں نے پاکستان کا دورہ کیا تھا، تو پہلی بار مجھے سوات اور جنوبی وزیرستان کے ان لوگوں سے ملاقات کرنے کا موقعہ ملا تھا جن کی زندگیاں بد امنی اور شورش کی وجہ سے تباہ ہو چکی ہیں۔ اب ان میں سے بہت سے علاقے سیالاب کی زد میں آپکے ہیں مجھے اس سیالاب سے ہونے والی تباہ کا ریوں پر دلی افسوس اور صدمہ ہوا ہے۔

مجھے معلوم ہے کہ انفرادی طور پر مشکلات جھیلنے والوں اور ان مشکلات کے سامنے عزم و ہمت کا مظاہرہ کرنے والوں کی کئی کہانیاں جنم لے رہی ہیں، مجھ سے ملنے والی ایک عورت ایسے گاؤں کی رہنے والی تھی جس کی تمام سڑکیں اور پل سیالاب بہا کر لے گیا ہے۔ لوگ خیموں میں منتقل ہو چکے ہیں لیکن اب سردی سر پر ہے۔ ان لوگوں کو کیسے گھروں کی ضرورت ہے۔ بر فیاری ہونے پر عارضی طور پر بنائی گئی سڑکیں بند ہو جائیں گی اور اس گاؤں کو سینٹ لے جانے والے ٹرک وہاں نہیں پہنچ پائیں گے۔ پورے پاکستان میں لوگوں کو اسی طرح کے مسائل کا سامنا ہے ہم ان تمام لوگوں کو جن کے گھر تباہ ہو چکے ہیں، نقدر قوم ہم پہنچانے کے لئے اپنی کوشش تیز کر رہے ہیں تاکہ وہ جلد از جلد اپنے گھر دو بارہ تعمیر کر سکیں۔

میں آج صحیح پاکستان کے عوام کو ایک خاص پیغام بھیجنा چاہوں گی اور وہ یہ کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم نہ صرف سیالاب کی تباہ کا ریوں سے نمٹنے کی کوششوں میں آپ کے ساتھ کھڑے رہیں گے بلکہ آپ کو خوشحالی کی راہ پر گامزن کر کے دم لیں گے۔

امریکہ کو فخر ہے کہ اس نے پاکستان کی حکومت اور فوج کے ساتھ مل کر سیالاب میں پہنچنے ہوئے لاکھوں افراد کی جانیں بچائیں۔ انہیں ہزاروں لاکھوں ٹن امدادی سامان بھیم پہنچایا اور امداد و بھالی کے کاموں کے لئے اتنا لیس کروڑ ڈالر خرچ کئے۔ لیکن ہمیں معلوم ہے کہ ابھی بہت سا کام کرنا باقی ہے کچھ مقامات ایسے بھی ہی جہاں ابھی تک امداد نہیں پہنچ سکی ہے لاکھوں لوگ اب بھی بے گھر ہیں، لیکن ہم حکومت پاکستان اور اپنے میں الاقوامی اشتراک کا ریوں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں اور آئندہ بھی آپ کی ہر ممکن مدد کرتے رہیں گے۔

مجھے یقین ہے کہ اس امداد میں فوری ضروریات سے آگے بڑھ کر مستقبل کو پیش نظر رکھنا کس قدر اہم ہے کیونکہ ہم نے اب طے کرنا ہے کہ بنیادی ڈھانچے کی تعمیر نو کیسے ہو، کاروبار کیسے ترقی کریں اور کسان بہتر فصلیں کاشت کرنے کے قابل کیسے اور کیونکہ ہوں گے۔

جو لاٹی کے مہینے میں اسلام آباد میں منعقد ہونے والے سڑبیچک ڈائیلاگ کے بعد سے اب تک تیرہ ورگنگ گروپ دونوں ممالک کے درمیان تعاون

کی راہ متعین کر چکے ہیں اور طریقہ کارکو جتی شکل دی جا چکی ہے، ہمار منصوبہ ہے کہ اب پاکستان کے نوے فیصلہ بچوں کو بیماریوں سے بچاؤ میں شامل کریں پاکستان کے عوام کو بھلی کی فراہمی تینی بنائی جائے، بلکہ ہم نے پاکستان کے پانچ لاکھ کشانوں میں گندم اور سبزیوں کے بیچ تقسیم کرنے کا آغاز کیا ہے تاکہ وہ اپنے قدموں پر کھڑے ہو سکیں۔

ان منصوبوں پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے مثال کے طور پر تو انائی پر کام کرنے والے ورکنگ گروپ نے ملک کے موجودہ انرجی انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے اور تو انائی کے نئے ذرائع تلاش کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ گذشتہ ملاقات کے بعد سے اب تک چار پاور پلائنس کے ساز و سامان کی فراہمی کے احکامات جاری کئے جا چکے ہیں، بہت جلد ہم پبلک پرائیوریٹ پارٹرنسپ کے تحت صوبہ سندھ میں ہوا سے چلنے والا 150 میگاوات کا ایک بھلی گھر تعمیر کرنے کا آغاز کریں گے۔ پاکستان کے ساحلی علاقوں میں چلنے والے ہوا سے تو انائی پیدا کرنے کے بے پناہ امکانات میں یہ بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہو گا۔ ان منصوبوں کی تکمیل کے ساتھ ساتھ ہمیں حکومت پاکستان سے بھی یہ توقع ہے کہ وہ تو انائی کے شعبے میں منظم اصلاحات نافذ کرے گی۔

نئے سائنسی منصوبوں میں تعاون کے حوالے سے بھی ورکنگ گروپس نے کافی پیش رفت کی ہے۔ دونوں حکومتوں مشترک طور پر پہلائیں اور تپ دق جیسی مہلک بیماریوں کے بارے میں تحقیق سمیت 27 نئے منصوبوں کے لئے رقم فراہم کریں گی۔ پاکستان کے مختلف صوبوں سے آئے ہوئے پانی کے چھ ماہرین کل ریاست نیواور لینز کا دورہ کریں گے۔ تاکہ طوفان کترینہ کی تباہی کے بعد بحالی اور تعمیر نو کے کاموں کا معائضہ کر سکیں۔ ہمیں امید ہے کہ پاکستان تباہی کا شکار ہونے اور ایک عظیم شہر کی تعمیر نو کرنے کے ہمارے تجربات سے ضرور استفادہ کرے گا۔

ہمنوجی امور میں بھی آپس میں تعاون کر رہے ہیں اور اب میں برسر عام وہ بات کہنا چاہوں گی جو ہم میں سے بہت سے لوگ بھی طور پر کہتے آئے ہیں اور وہ یہ کہ پاکستان اور امریکہ دونوں کو نہایا پسندوں اور دہشت گردی سے خطرہ ہے ان سے منٹنے کی کوششوں میں امریکہ کا سب سے مضبوط ساتھی پاکستان ہے۔ ہم پاکستان کے عوام، مردوں اور خاص طور پر پاکستانی فوج کے جوانوں کی ان قربانیوں کو سراتھے ہیں جو وہ ملک و شمن عناصر کے خلاف اور امن بحال کرنے کے لئے پیش کر رہے ہیں۔

ملشری ورکنگ گروپ نے دہشت گردی کا مقابلہ کرنے، تشدد آمیز انتہا پسندی اور اس کے فروع کے لئے پاکستان میں کام کرنے والی تنظیموں کی بیخ کنی کرنے کے حوالے سے مشترک طور پر کام کرنے کے بارے میں اس بہت مفید گفت و شنید کی ہے یہ تینیں پاکستان کے عوام، اس کے ہمسایوں، امریکہ اور پوری دنیا کی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں۔

پاکستان کی دفاعی ضروریات پوری کرنے میں مددینے کے لئے مجھے امریکہ کی طرف سے کئی سالوں پر محیط سلامتی کی امداد کے عزم کا اعلان کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے۔ ہم کا نگریں سے درخواست کریں گے کہ وہ 2012ء سے 2016ء کے دوران میں غیر ملکی نوجی امداد کی مدد میں دوارب ڈال رہیا کرے۔ یہ امداد کیسی لوگر برمن بل کے تحت سولین منصوبوں کے لئے مہیا کی جانے والی ساڑھے سات ارب ڈالر کی امداد کے علاوہ ہو گی۔ کچھ دیر بعد وزیر دفاعی رابرٹ گیٹس آپ کو دونوں ملکوں کے دفاعی مذاکرات کے بارے میں مزید تفصیلات سے آگاہ کریں گے۔

یوں مکمل اور جامع ایجنسڈ ہے۔ ہمیں ان مذاکرات میں آپ کے اشتراک کا رہنے پر خوشی ہے۔ ہم پاکستان کے عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لئے کچھ گئے سخت فیصلوں میں آپ کا ساتھ دیتے رہیں گے۔ مثال کے طور پر پاکستان کے نیکس کے نظام میں اصلاحات کیلئے سخت فیصلے کرنے پڑیں گے۔ اس سے وسیع تر دوہرے مقاصد حاصل ہو سکے ہیں۔ نیکس نیٹ کو وسعت دینے سے معیشت کی ترقی کے لیے ضروری تمام عوامل یعنی سرکوں، پلوں، توatalی مصوبوں اور ایئر پورٹس کی تعمیر کے لئے فنڈز کی زیادہ فراہمی ممکن ہو سکے گی۔ اس سے عالمی برادری کو بھی یہ احساس ہو گا کہ پاکستان کے تمام طبقے اپنے ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنا حصہ ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لیے ہمیں یعنی مسائل کا سامنا ہے، ہم کوئی شے پوشیدہ نہیں رکھ رہے، اور مجھے کہنے دیجئے کہ میں پاکستان کی حکومت اور عوام کی طرف سے باہمی تعلقات کی اگر جو شی ہوئی ہوں۔

ہمیں آگے بڑھنے کی جدوجہد کرتے ہوئے لوگوں سے سیکھنا ہو گا، ایک چھوٹے سے لڑکے بارے میں میں نے سنائے کہ وہ ہر روز سیلا ب سے تباہ ہونے والے اپنے گھر کے ملے کے ڈھیر پر کھیلنے جاتا ہے۔ یقیناً اس کے والدین بہت جلد اپنا گھر تعمیر کر لیں گے۔ جن کسانوں کے کھیت بہہ گئے ہیں وہ بہت جلد نئے نیچے کاشت کریں گے اور اپنے کھیتوں میں کھاد ڈالیں گے اور وہ بچے جو ہنستے مسکراتے اور صحت مند پروان چڑھیں گے، وہ لڑکیاں جو تعلیم حاصل کر سکیں گی اور وہ سب لوگ جو مستقبل کے پاکستان میں قدم بردے گے بڑھتے رہیں گے۔

اب میں اپنے ہم منصب ساتھی اور دوست پاکستان کے وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی کو دعوت اٹھا ریخیاں دوں گی جنہوں نے مذاکرات کی مشترکہ طور پر صدارت کی ہے۔

وزیر خارجہ قریشی: وزیر خارجہ کلکشن، معزز رفقا، خواتین و حضرات۔ میڈم وزیر خارجہ، عزت افزائی کے کلمات پر شکریہ قبول کیجئے۔ مجھے دوبارہ واشنگٹن آمد پر خوشی ہو رہی ہے۔ ہمارا جس گرجو شی سے استقبال کیا گیا اور مہمان نوازی کی گئی، اس پر ہم شکرگزار ہیں۔ میرے وفد میں پاکستان کے سول اور فوجی اداروں کے کئی نمائندے شامل ہیں، جو مذاکرات کے اس عمل میں فعال کردار ادا کر رہے ہیں، جس کے لئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں امریکہ کے وفد کے اعلیٰ نمائندوں کا بھی شکرگزار ہوں، جو شروع سے ہی مذاکرات کے اس عمل میں شریک ہیں۔

میڈم وزیر خارجہ، ایک سال کے اندر یہ تیسرا موقع ہے کہ ہم اسٹریچک مذاکرات کے لئے ملاقات کر رہے ہیں۔ یہ بجائے خود ایک بڑی کامیابی ہے۔ یہ ملاقات بنیادی طور پر اس اہمیت کی عکاسی کرتی ہے، جو دونوں ملک مذاکرات کے عمل سے وابستہ کئے ہوئے ہیں اور جو خطے اور اس سے آگے تک کے علاقے کے امن و استحکام کے لئے ضروری ہے۔ یہ مذاکرات ان بہت سے شعبوں کی عکاسی کرتے ہیں، جن میں ہم جل کر کام کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہمارے کثیر جہتی تعاون کو وسعت اور گہرائی ملے اور اسٹریچک شرکت داری مضبوط بنانے کا مشترکہ نصب الیمن حاصل ہو۔

میڈم وزیر خارجہ، اس مشترکہ کوشش میں آپ جو ذاتی دلچسپی لے رہی ہیں، میں اس کا اعتراف کرتا ہوں۔ آپ نے پاکستان کے عوام سے جو ذاتی طور پر براہ راست رابطہ کیا، اس کا پاکستان کے عوام کے دل و دماغ پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان لازوال جذبہ خیر سکالی، ہماری مشترکہ کوششوں کی کامیابی کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔

میڈم وزیر خارجہ، آج ہم پاکستان میں تباہ کن سیلا ب کے پس منظر میں ملاقات کر رہے ہیں۔ پاکستان میں غیر معمولی نوعیت کی قدرتی آفت آئی ہے۔ کئی ہفتواں بلکہ مہینوں تک سیلابی پانی نے ہمارے علاقے میں تباہی چاۓ رکھی اور لاکھوں لوگوں کو بے گھر کر دیا۔ سیلا ب سے صرف تیقی جانی اور مالی انصاص ہی نہیں ہوا، اس سے ہمارے گھر بار، روزگار اور بنیادی ڈھانچہ بھی تباہ ہو گیا۔ سیلا ب نے کروڑوں پاکستانیوں کے خواب بکھیر کر رکھ دیئے اور مستقبل کے بارے میں ان کی امیدوں کو چکنا چور کر دیا۔ سیلا ب سے قومی معیشت کی ترقی کی رفتار بھی ست پر گئی اور غربت دور کرنے کی ہماری کوششوں کو سخت دھپکا لگا اور کئی سال کے ترقیاتی کاموں پر پانی پھر گیا۔

میڈم وزیر خارجہ، سیلا ب کی تباہ کاریوں نے ایک دفعہ پھر پاکستانی قوم کو آزمائش میں ڈال دیا اور ہماری قوم نے ایک دفعہ پھر اپنی ہمت اور حوصلے کا ثبوت دیا۔ پوری قوم حکومت، مسلح افواج، سول سوسائٹی اور میڈیا کے شانہ بشانہ اٹھ کھڑی ہوئی اور امداد اور بچاؤ کے کام میں شریک ہو گئی۔ لیکن یہ یہ حقیقت ہے کہ ہم نے جو کچھ کامیابی حاصل کی، وہ ہمارے پیروںی دوستوں کی مدد اور بیکھی کے بغیر ممکن نہیں تھی۔

میڈم وزیر خارجہ، بین الاقوامی برادری نے، جس میں امریکہ پیش پیش تھا، ہماری جس طرح مدد کی، ہم اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ میڈم وزیر خارجہ آپ نے امدادی کاموں میں ذاتی لمحپی لی اور بین الاقوامی برادری کو بھی اس کام میں شریک کیا۔ اس کا اعتراف نہ کرنا زیادتی ہو گی۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کے اس کردار پر آپ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔

ہم امریکہ کے عوام کے بھی شکر گزار ہیں، جنہوں نے مصیبت کی گھڑی میں پاکستان کے لوگوں کا ساتھ دیا۔ ہمیں 2005ء کے زلزلے کا زمانہ اچھی طرح یاد ہے، جب امریکی شہیوں ہیلی کا پڑوں کو رحمت کے فرشتے کہا جاتا تھا، جنہوں نے ہزاروں لوگوں کی زندگیاں بچانے میں مددی۔ اب سیلا ب کے موقع پر بھی رحمت کے یہ فرشتے دوبارہ نمودار ہوئے اور انہوں نے سیلا ب زدہ لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے اور انہیں امدادی سامان پہنچانے کے کام میں حصہ لیا۔ یہ سب کچھ امریکی لوگوں کی فطری نیک خوبی اور انسانی قدروں سے ان کی واہستگی کا مظہر ہے۔

میڈم وزیر خارجہ، سیلا ب کا پانی اب اتر رہا ہے اور ہم نے بھالی کا مرحلہ شروع کر دیا ہے۔ لیکن بھالی اور تغیر نو کا یہ مرحلہ بڑا طویل اور کٹھن ہے۔ ہمارے سامنے عظیم چیخ ہیں۔ ہمیں لاکھوں متاثرہ لوگوں کی مدد کرنا ہے تاکہ ان کا گھر بار، کاروبار اور علاقہ دوبارہ آباد اور بحال ہو۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم نے ان کی امیدوں کو بحال کرنا ہے تاکہ وہ نئے سرے سے زندگی کا آغاز کر سکیں۔ یہ ایک مشکل کام ہے لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہم اس کام میں اکیلے نہیں۔

میڈم وزیر خارجہ، پاکستان اور امریکہ طویل عرصہ سے دوست اور اتحادی چلے آرہے ہیں۔ ہم دوسری عالمی جنگ کے بعد کے دور میں عظیم چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے جل کر کام کرنے کی طویل تاریخ رکھتے ہیں۔ تاہم گزشتہ چند برسوں سے ہمارے درمیان جو تعاون پایا جاتا ہے، وہ پہلے بھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ہمارے تعلقات جمہوریت، باہمی احترام اور باہمی اعتماد کے مشترکہ اصولوں پر مبنی ہیں۔

یہ بھی پہلا موقع ہے کہ پاکستان کی طرف سے ان تعلقات کی ذمہ داری جمہوری طور پر منتخب حکومت نبھاری ہے اور یہ بھی پہلا موقع ہے کہ دونوں فریق یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ان تعلقات سے سب سے زیادہ فائدہ پاکستان کے لوگوں کو پہنچے۔

میں جانتا ہوں کہ اس طرح کی بنیادوں پر استوار ہونے والے تعلقات پاندار ہوتے ہیں۔ میڈم وزیر خارجہ، آپ ان بہت سے موضوعات کو دیکھ سکتی ہیں، جن پر ہم اسٹریچ ڈاکرات کے تحت کام کر رہے ہیں۔ یہ مجموعی طور پر 13 مختلف شعبے ہیں اور ان میں سے ہر ایک شعبہ اپنے اندر ایک دنیا لئے ہوئے ہے۔ تمام شعبوں کے بارے میں ہم نے ورکنگ گروپ قائم کر رکھے ہیں۔ ان ورکنگ گروپوں نے تعاون کے ترجیحی پہلوؤں کی نشاندہی کے لئے کم از کم دو قصیلی نشانیں منعقد کی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اسٹریچ ڈاکرات کا یہ دورہ ماری شراکت داری کو مستحکم بنانے کا آئینہ دار ہے۔ یہ ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنے کی ایک سنجیدہ کوشش ہے۔

یہ کوشش، پالیسی ترجیحات متعین کرنے اور تعاون اور اشتراک عمل کو عملی شکل دینے کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ ہمیں پیشرفت کا جائزہ لینے اور ڈاکرات کے پورے عمل کو نتیجہ خیز بنانے کے لئے نظام الاقوامات مقرر کرنا ہو گا۔ 13 میں سے دو ورکنگ گروپ پہلے دون میں ملاقات کر چکے ہیں۔ ان گروپوں کی موصول ہونے والی روپرٹیں بہت حوصلہ افزائیں۔ یقیناً ان ملاقاتوں کے محسوسات سامنے آئیں گے۔

پاکستان اور امریکہ کے تعلقات پر خوشی کا اظہار کرنے کا خاطر خواہ جواز موجود ہے۔ یہ دونوں ملکوں کے لئے تیک شگون ہے۔ لیکن ہمیں یہ بات فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ ہم ایک مرتبہ پھر شراکت دار کے طور پر ایک عظیم کام سرانجام دینے جا رہے ہیں۔ میں اسے اپنے دور کا ایک تاریخی موڑ قرار دوں گا۔ میری مراد دہشت گردی کے خلاف ہماری مشترکہ جدوجہد ہے۔ ہم ایک ایسے دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں، جس کا کوئی مخصوص علاقہ نہیں، جو کسی قانون کو نہیں مانتا اور جس کے ہاں کوئی چیز قابلِ احترام نہیں۔ ہمارے دونوں ملک فیتنی جانوں کی قربانی دے چکے ہیں۔ پاکستان اپنے تقریباً 30,000 شہریوں کی قربانی دے چکا ہے۔ پاکستان کے عام شہریوں کو روزانہ خودکش حملوں کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ ہمارے تقریباً 7,000 قانون نافذ کرنے والے جوان اس جنگ میں شہید ہو چکے ہیں۔ یہ تعداد افغانستان میں نیٹوفوج کے مجموعی جانی اقصان سے زیادہ ہے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کے کردار اور قربانیوں کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ یہاں اس دارالحکومت میں بھی یہ بات گروہ کرتی رہتی ہے کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں دل سے شریک نہیں۔ نامعلوم اپنے عوام کے خون سے بڑھ کر اور کون سا ثابت دینے کی ضرورت ہے۔ میڈم وزیر خارجہ، ہم نے یہ جنگ جیتنے کا پختہ عہد کر رکھا ہے۔

ہمارا دشمن جس قسم کا پاکستان چاہتا ہے، وہ ایسا پاکستان نہیں ہو گا، جس میں ہمارے لوگوں کی اکثریت رہنا پسند کرے گی۔ ہمیں اس بارے میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارا دشمن کون ہے اور ہمیں اسے کس طرح شکست دینا ہے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان دہشت گروں کو اپنے ہاں کوئی ٹھکانہ نہیں دے گا۔ بے گناہ لوگوں کے خلاف تشدیقیوں نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا کوئی جواز پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح اچھے اور بے دہشت گرد کے درمیان بھی کوئی فرق نہیں ہوتا۔ پاکستان اور امریکہ دہشت گردی کو شکست دینے کا مشترکہ عزم رکھتے ہیں۔ اس کے لئے پالیسی کی سطح پر اولین سطح پر قریبی تعاون کی ضرورت ہے۔ پالیسی ترجیحات اور بہتر روابط دہشت گردی کے خلاف جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کلیدی اہمیت رکھتے ہیں۔

پاکستان اور امریکہ کو افغانستان میں بھی امن و استحکام کے قیام کے لئے اور زیادہ قریبی تعاون کی ضرورت ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ علاقائی

امن، سلامتی اور استحکام کے بارے میں ہمارا مشورہ اور تعاون ماحول پر خوشنگوار اثر ڈالے گا۔ میڈم وزیر خارجہ، میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس حقیقت پر زور دینا چاہتا ہوں کہ ہم پاکستان کی اقتصادی بحالی اور پانڈار ترقی کے لئے آپ کی مدد اور حمایت کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ پاکستان کی منتخب حکومت اقتصادی استحکام کے ایک ایسے پروگرام پر عمل کر رہی ہے، جو میں الاقوامی مالیتی اداروں کے صلاح مشورے سے تیار کیا گیا ہے۔ ہم اپنی اقتصادی ترجیحات کو از سرنو ترتیب دے رہے ہیں تاکہ سیالاب سے پیدا ہونے والی صورتحال سے نمٹا جاسکے۔ قومی وسائل کو تغیر نو کے عظیم کام کیلئے استعمال میں لا یا جا رہا ہے۔ ہم کم لاغت سے لوگوں کی بہتر خدمت کرنے کی اہمیت سے آگاہ ہیں۔ جوابدہ، شفافیت اور وسائل کا موثر استعمال ہماری حکومت کے ایجادے کا ایک اہم حصہ ہے اور ہم نے اس مقصد کے لئے موثر طریقہ کا اختیار کر رکھا ہے۔

ہم نے جب اس سال کے شروع میں مذاکرات کا آغاز کیا تو ہمیں چیلنجوں اور موقع دونوں کا احساس تھا۔ دوسری باتوں کے علاوہ ہمیں اس بات کا بھی احساس تھا کہ مذاکراتی عمل پر شک و شبہ کا اظہار کیا جائے گا اور اس میں کئی رکاوٹیں بھی پیدا ہوں گی۔ ہمیں یہ بھی معلوم تھا کہ دوست اور اتحادی کی حیثیت سے ہمارے درمیان دیانتدار اور اختلافات رائے بھی پیدا ہوں گے، لیکن ہمیں اس بات کا بھی علم تھا کہ ہمارے اندر سیاسی عزم موجود ہے، جو ہر قسم کے مسائل کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ آج پہلے سے کہیں زیادہ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ جامع، طویل المیعاد اور پانڈار شراکت داری، دونوں ملکوں کے مفاد میں ہے۔ ہم یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس طرح کی شراکت داری باہمی احترام، باہمی اعتماد اور باہمی فائدے پر منی ہوتی ہے۔ ہم پہلے بھی یہ بات واضح کرچکے ہیں کہ پاکستان کی خود مختاری پر کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہو گا۔ میڈم وزیر خارجہ، مجھے اس بارے میں کوئی شبہ نہیں کہ اپنے مفادات کو ٹھیک پہنچائے بغیر ہم ہر قسم کے وقی مسائل پر قابو پاسکتے ہیں۔

بعض حالیہ واقعات کی وجہ سے کچھ عناصر نے ہمارے تعلقات کی مضبوطی پر شک و شبہ کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ مایوس کھیلانے والے اس طرح کے عناصر سرگرم عمل ہو گئے اور ہمارے اتحاد کی مایوس کن تصویر پیش کرنے لگے۔ لیکن یہ ان کی بھول ہے۔ مجھے اس بارے میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم اپنے مصمم ارادے، تعلقات کی گہرائی اور اتحاد کی مضبوطی سے ان عناصر کو غلط ثابت کر دکھائیں گے۔

میڈم وزیر خارجہ، جنوبی ایشیا کے امن و استحکام سے پاکستان اور امریکہ دونوں کا مفاد وابستہ ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کشمیر کے حالیہ واقعات سے جنوبی ایشیا کے استحکام کو ایک دفعہ پھر خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔ نہتے کشمیر یوں خصوصاً کشمیر نو جوانوں کے خلاف طاقت کے وحشیانہ استعمال پر باخیر لوگوں نے احتجاج کیا ہے، جہاں گزشتہ تین ماہ میں 100 سے زیادہ شہری ہلاک ہو چکے ہیں۔ کشمیری ماں میں اس بات پر حیرت زدہ ہیں کہ عالمی خیر اس صورتحال پر خاموش کیوں ہے۔

تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ طاقت کی بنیاد پر کشمیر کے لوگوں کی جائز خواہشات کو چلانہیں جاسکتا۔ یہ بات امریکہ کے وسیع تر مفاد میں ہے کہ وہ جنوبی ایشیا کے امن و استحکام اور مسائل کے حل کے لئے کام کرے۔ اس سلسلہ کا آغاز کشمیر عوام کو انصاف کی فرمائی کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔ صدر اوابامانے مسئلہ

کشمیر کے حل پر بھی شہزادہ دیا ہے۔ وہ علاقے کا جو دورہ کر رہے ہیں، اس میں انھیں اپنے وعدے کی تکمیل کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

میڈم وزیر خارجہ، میں اس بات کی اہمیت واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ان مذاکرات سے اور پاک۔ امریکہ شراکت داری سے ہمارے دونوں ملکوں پر اور میں الاقوامی امن و سلامتی پر دورس اثرات مرتب ہوں گے۔ اس لئے ہم پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس عمل کو احتیاط کے ساتھ پروان چڑھائیں۔ میں پاکستان کے اس عزم کا اعادہ کرتا ہوں کہ ہم اس نیک مقصد کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے اور دونوں ملکوں کی شراکت داری کو علاقائی اور عالمی امن و استحکام اور خوشحالی کے لئے استعمال کریں گے۔

میڈم وزیر خارجہ، آخر میں میں آپ کی ٹیم کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، جس نے مذاکرات کو کامیاب بنانے کیلئے ان تھک محنت کی۔ اس نے ایک نہایت متاثر کن پروگرام ترتیب دیا ہے، جو مذاکرات کے عمل کو آگے بڑھانے میں مفید ثابت ہو گا۔ میں مذاکرات کے اگلے دور کے لئے اسلام آباد میں آپ کی آمد کا منتظر ہوں گا اور مجھے امید ہے کہ ہم اسی پیشہ و رانہ مستعدی کا مظاہرہ کریں گے، جس کا اظہار آپ کی ٹیم نے یہاں کیا ہے۔

میڈم، آپ کا شکریہ۔

وزیر خارجہ کہنشن: وزیر خارجہ قریشی، اس بارے میں فکر کی کوئی بات نہیں۔ اسلام آباد میں گزشتہ جلاس میں آپ کی ٹیم نے بھی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔

####

مزید پریس ریلیز کیلئے ہماری ویب سائٹ <http://islamabad.usembassy.gov> ملاحظہ کریں۔